سوال

(87) احکام صدقۃ الفطر۔

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

احکام صدقۃ الفطر کیا کیا ہیں، تفصیلاً بیان فرمادیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جاننا چاہیے کہ صدقہ فطر ازروئے آیت کریمہ واحادیث صحیحہ کے فرض عین ہے، فرمایا اللہ تعالیٰ نے قَدۡ أَفۡلَحَ مَن تَزَكَّىٰ ''فلاح پائی، جس نے صدقہ فطر ادا کیا،'' کیونکہ یہاں تزکی سے مراد ازروئے حدیث مرفوع کے صدقہ فطر ادا کرنا ہے، اور یہ آیت صدقہ فطر کے بارہ میں نازل ہوئی ہے،

قَدۡ أَفۡلَحَ مَن تَزَكَّىٰ وَذَكَرَ ٱسۡمَ رَبِّهِۦ فَصَلَّىٰ

((ولابن خزیمۃ من طریق کثیر بن عبداللہ عن ابیہ عن جدہ ان رسول اللہ ﷺ سئل ان ھذہ الآیۃ فال نزلت فی زکوٰۃ الفطر انتہیٰ ما فی نیل الاوطار للعلامۃ الشوکانی))

اورابی سعید خدری اورابن عمر سے بھی یہی روایت ہے، اورابوالعالیہ اورابن سیرین بھی یہی کہتے ہیں، اوراکثر لوگ ان کے سوا

((قال الامام البغوی فی التفسیر المعالم تحت ہذہ الآیۃ وقال الآخرون ہو صدقۃ الفطر روی عن ابی سعید الخدری فی قولہ تعالیٰ قَدۡ أَفۡلَحَ مَن تَزَكَّىٰ قال اعطیٰ وصدقۃ الفطر وقال نافع کان ابن عمر اذا صلی الغداۃ یعنی من یوم العین قال یانافع اخرجت الصدقۃ فان قلت نعم مضی الی المصلی وان قلت لاقال فالآن فاخرج فانما نزلت ہذہ الآیۃ فی ہذا قَدۡ أَفۡلَحَ مَن تَزَكَّىٰ ۔ الآیۃ وہو قول ابی العالیۃ وابن سیرین انتہیٰ ملخصاً۔))

اور صحیحین میں یعنی بخاری اور مسلم میں اعرابی کے قصہ میں فلاح اس کے لیے ثابت ہوئی ہے، جو صرف فرائض ادا کرے، اور صدقہ فطر ادا کرنے والے کو بھی {أَفۡلَحَ} یعنی (فلاح پائی) فرمایا تو معلوم ہوا کہ صدقہ الفطر بھی فرض ہے، کما لایخفی علی الفطین۔

((قال الحافظ بن حجر العسقلانی فی فتح الباری شرح البخاری وقال اللہ تعالیٰ قَدۡ أَفۡلَحَ مَن تَزَكَّىٰ وثبت انہا نزلت فی زکوٰۃ الفطر وثبت فی صحیحین اثبات حقیقۃ الفلاح لم اقتصر علی الواجبات انتہیٰ))

ان احادیث صحیحہ موعودہ میں سے ایک یہ ہے:

((عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ قال فرض رسول اللہ ﷺ زکوٰۃ الفطر صاعاً من تمر)) اور

((صاعاً من شعیر علی العبد والحر والذکر والانثیٰ والصغیر والکبیر من المسلمین وامر بہا ان تؤدی قبل خروج الناس الی الصلوٰۃ)) (رواہ البخاری ومسلم)

''یعنی روایت ہے، ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہا فرض کیا، رسول اللہ ﷺ نے صدقہ فطر ایک صاع خرما سے یا ایک صاع جو سے اس سے جوان کے سوا کھانے کی چیزیں ہوں، جن

کا بیان انشاء اللہ آئے گا، ہر غلام و آزاد مرد و عورت لڑے اور جوان پر مسلمانوں سے اور حکم کیا حضرت ﷺ نے ادا کیا جائے، صدقہ فطر پہلے اس سے کہ لوگ نماز کو نکلیں، روایت کیا اس کو بخاری و مسلم نے۔''

اس حدیث سے صراحتاً صدقۃ الفطر کی فرضیت ثابت ہوتی ہے، حدیث میں لفظ فرض کا موجود ہے، اور فرض کے دوسرے معنی مرادلینا بغیر کسی قرینہ صارفہ کے صحیح نہیں کیونکہ یہ معنی فرض کا حقیقت شرعیہ ہے، کما تقرر فی الاصول اور اس کے سوا بہت سی حدیثیں ہیں، ایک ہی پر اکتفا کیا ہے، تاکہ طول نہ ہو، چنانچہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے صدقہ فطر کے فرض ہونے پر ایک باب منعقد کیا لے، مگر اس کی قضا نہیں ہے، اور قاعدہ حکمیہ نہیں ہے، کہ جو فرض عین ہے، اس کی قضا لازم محض بے دلیل ہے، کما تقرر فی الاصول۔ اور ہر مسلمان پر فرض ہے، جو اس کی استطاعت رکھا ہو، خواہ مرد ہو یا عورت، خواہ لڑکا ہو، خواہ جوان، خواہ غلام ہو، خواہ آزاد، خواہ امیر ہو، خواہ غریب جیسا کہ حدیث مذکورہ الصدر سے واضح ہے کہ مطلق ہے، شرط صاحب نصاب ہونے کی نہیں، بلکہ دار قطنی اور احمد کی روایت میں تصریح بھی آگئی ہے کہ فقیر پر بھی فرض ہے۔

((واستدلال لقولہ فی حدیث ابن عباس فطرۃ الصائم علی انہا تجب علی الفقیر کما تجب علی الغنی وقد ورد ذالک صریحاً فی حدیث ابی ہریرۃ عند احمد وفی حدیث الثعلبۃ ابن ابی صعیر عند الدار قطنی انتہیٰ مافی فتح الباری))

مگر استطاعت ضروری ہے، فرمایا اللہ تعالیٰ نے لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفۡسًا اِلَّا وُسۡعَہَا ''نہیں تکلیف دیتا اللہ تعالیٰ کسی کو لیکن اس کی طاقت کے موافق۔'' لڑکے کا اگر مال ہو تو اس کا ولی اس میں سے صدقہ فطر نکالے، اور اگر مال نہ ہو تو اس کی طرف سے اس کا باپ یا جس پر اس کا نفقہ واجب ہو ادا کرے یہی قول جمہور کا ہے۔

((وجوب فطرۃ الصغیر فی مالہ والمخاطب باخراجہا ولیہ ان کان للصغیر مال والاوجبت علیٰ من تلزمہ نفقتہ والیٰ ہذا ذہب الجمہور انتہیٰ مافی نیل الاوطار قولہ الصغیر والکبیز ظاہرہ وجوبہا علی الصغیر لکن المخاطب عنہ ولیہ فوجوبہا علی ہذا فی مال الصغیر والافعلی امن تلزمہ نفقتہ وہذا قول الجمہور انتہیٰ مافی فتح الباری ص ۶۱ ج ۱۶))

اور غلام کا مولا ادا کرے کیونکہ مسلم کی حدیث میں آیا ہے کہ مولیٰ پر غلام کا صدقہ نہیں مگر صدقہ فطر اس سے معلوم ہوتا ہے کہ غلام کا صدقہ فطر مولیٰ ادا کرے۔

((قولہ علی العبد الخ ظاہرہ اخراج العبد عن فقیر والم یقیل بہ الا داؤد خائفہ اصحابہ والناوا حتجوا بحدیث ابی ہریرۃ مرفوعاً لیس فی العبد، صدقۃ الا صدقۃ الفطر اخرجہ، مسلم، مفتضاہ انہا علی السید انتہیٰ مافی فتح الباری ص ۶۱ جلد ۶ ملخصاً بقدر الحاجت))

حنفی مذہب میں صدقہ فطر واجب ہے صاحب نصاب پر یعنی جس کے پاس زکوٰۃ کا نصاب ہو اور لڑکے کا صدقہ صرف باپ ادا کرے اور سب باتوں میں موافق اس کے ہے جو گزرا ہے، ہدایہ میں ہے:

((صدقۃ الفطر واجبۃ علی الحر المسلم اذا کان مالکا لمقدار النصاف فاضلا عن مسکنہ وثیابہ واثافتہ وفرسہ وسلاحہ وعبیدہ یخرج ذالک عن نفسہ یخرج عن اولادہ الصغار وممالیکہ انتہیٰ ملخصاً))

اور وقت ادائے صدقہ کا قبل نماز عید الفطر کے ہے اور اگر کوئی تین روز یا زیادہ عید سے پہلے ادا کر دے تو جائز ہے اور بعد نماز ادا کر دے گا تو ادا نہ ہوگا۔ کیونکہ آیت مذکورہ قَدۡ اَفۡلَحَ مَنۡ تَزَکّٰی کے بعد وَذَکَرَ اسۡمَ رَبِّہٖ فَصَلّٰی فرمایا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ صدقہ فطر نماز پر مقدم ہے کیونکہ فصلی کے ساتھ فائے تعقیب کے ذکر کیا ہے جس سے تعقیب صلاۃ کی صدقہ سے مستفاد ہوتی ہے، کما لایخفی علی من لہٗ اولی تامل اور حدیث میں آیا ہے:

((وعن عباس رضی اللہ عنہ قال فرض رسول اللہ ﷺ زکوٰۃ الفطر طہرۃ للصائم من اللغو والرفث وطعمہ للمساکین فمن اداہا قبل الصلوٰۃ فہی زکوٰۃ مقبولۃ ومن اداہا بعد الصلوٰۃ فہی الصدقۃ من الصدقات رواہ ابوداؤد وابن ماجہ والدار قطنی والحاکم وصححہ کدا فی منتقی الاخبار وللبخاری وکان یعطون قبل الفطر بیوم اویومین انتہیٰ))

((وفی موضع آخر والظاہر من اخرج الفطر بعد صلوٰۃ کامن لم یخرجہا باعتبار اشتراکہما فی ترک ہذہ الصدقۃ الواجبۃ انتہیٰ مافی نیل الاوطار))

اور جو چیز طعام یعنی قابل خوراک ہے۔ مثلاً گیہوں، جو، پنیر، خرما، ستو وغیرہ کے اس میں سے صدقہ فطر ادا کرنا صحیح ہے۔

((عن عیاض عن عبد اللہ بن ابی سرح العامری انہ سمع ابا سعید الخدری یقول کنا نخرج زکوٰۃ الفطر صاعاً من طعام اوصاعاً من شعیر اوصاعاً من تمراد صاعا من اقطر اوصاعاً من زبیب رواہ البخاری))

مقدار اس کی گیہوں سے آدھا صاع اور سب چیزوں سے ایک پورا صاع ہے۔

((عن الحسن قال خطب ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فی آخ رمضان علی منبر البصرۃ فقال اخرجوا صدقۃ صومکم فکان الناس لم یعلموا فقال من ہہنا من اہل المدینۃ تو موا الیٰ اخوانکم فعلموہم فانہم لایعلمون فرض رسول اللہ ﷺ ہذہ الصدقۃ صاعاً من تمراد شعیر اور نصف صاع من قمح الحدیث رواہ ابو داؤد وقد نمقہ المبین محمد یٰسین الرحیم آبادی ثم العظیم آبادی عفی عنہ سیاتہ۔ لقد اصاب من اجاب ابوالقاسم محمد عبد الرحمن اللاہوری، اصاب من اجاب محمد حسین خان خورخوی))

یہ جواب صحیح ہے۔ حررہ ابوالعلیٰ محمد عبدالرحمن الاعظم گڈھی المبارکفوری۔

جواب باصواب حسبنا اللہ بس حفیظ اللہ۔ المجیب مصیب محمد فقیر اللہ۔

الجواب صحیح والرائے نجیح (سید محمد نذیر حسین) (محمد شمس الدین ۱۳۱۵) (عبدالجلیل) عربی (ابو محمد عبدالحق ۱۳۰۵) (عبدالروف ۱۳۰۳) (خادم شریعت رسول الثقلین محمد تلطف حسین ۱۲۹۲) (خادم شریعت رسول الاداب ابو محمد عبدالوہاب ۳۰۰) (سید محمد عبدالسلام غفرلہٗ) (عبداللطیف) (محمد طاہر ۱۳۰۱)

وہ غریب مسلمان کہ جس کے پاس کچھ نہ ہو بہت ہی بھوکا ہو۔ اس پر یہ فطرہ کسی صورت سے نہیں ہے، اگر اسے دو وقت کی فراغت حاصل ہو تو اس کو دینا چاہیے۔ یہ فطرہ خواہ اپنے خویش کو یا غیر کو دے جو فطر دے سکتا ہے، اس پر فرض ہے۔ (حررہ محمد امیر الدین حنفی واعظ جامع مسجد دہلی (محمد امیر الدین : ۱۳۰۱) (فتاویٰ نذیریہ ص ۵۱۳ جلد ۱ مطبوعہ دہلی)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاوی علمائے حدیث

جلد 7 ص 199-202

محدث فتویٰ